فضیلۃ الشیخ ابو عمر فضل الحق
عبدالکریم حفظہ اللہ

مقالات

ایک ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **کو اس** بیماری میں دیکھ کر باہر آئے جس میں آپؐ وفات پا گئے تو لوگوں نے ان سے پوچھا:

" یا ابا حسن کیف اصبح رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال اصبح بحمد اللّٰہ بارئا فاخذ بیدہ العباسُ۔ الحدیث" (بخاری جلد دوم۔ کتاب الاستیذان ص ۹۲۷)

"اے ابو حسن! (حضرت علیؓ کی کنیت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ انہوں نے کہا، الحمدللہ آپؐ نے صبح اچھے حال میں کی ہے۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ تھام لیا (آخر تک)"!

۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایمّا مسلمین التقیا فاخذ احد ھما بید صاحبہٖ ثمّ حمد اللّٰہ تفرّقا لیس بینھما خطیئۃ"۔
(مسند احمد جلد ۴، ص ۲۹۱)

"جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور ہر ایک ان دونوں میں سے اپنے ساتھی کا ہاتھ تھام لے اور اللہ کی حمد کرے تو وہ دونوں ساتھی اس حالت میں جدا ہوں گے کہ دونوں کے درمیان کوئی گناہ نہیں رہے گا"۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' آپؐ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ سلم' آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ میرے نزدیک محبوب ہیں"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں! اس ذات کی قسم' جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جب تک کہ میں تمہیں تمہاری جان سے زیادہ پسندیدہ نہ ہو جاؤں"۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا "پس اب اللہ کی قسم آپؐ میری جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں"۔ تب آپؐ نے فرمایا:

"اے عمرؓ! اب ٹھیک ہے"۔

(بخاری کتاب الایمان والنذور ص۹۸۱' مسند احمد جلد ۵' ص ۲۹۳ اور ص ۲۳۳ پر بھی ہے)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"**من تمام التحیۃ الاخذ بالید**"۔ (ترمذی جلد دوم' ص ۹۷)

"تحفہ سلام پورا ہوتا ہے ہاتھ تھامنے سے"۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض نے اس کو ضعیف کہا اور بعض نے اس کی توثیق کی ہے۔ لیکن عبدالرحمٰن بن یزید نخعی تک موقوف سند صحیح ہے۔ (فتح الباری جلد ۴' ص ۶۵۸ اور تحفتہ الاحوذی جلد ۷' ص ۵۱۶' مطبوعہ بیروت)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ کوئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنے کے لئے آپؐ کو متوجہ کرتا اور آپؐ اپنا سر مبارک پھیر لیں' جب تک کہ وہ خود اپنا سر نہ ہٹا لیتا۔ اور جب کبھی کوئی آدمی آپؐ کا ہاتھ مبارک تھامتا تو آپؐ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ خود اپنا ہاتھ آپؐ سے نہ چھڑا لیتا"۔

(ابو داؤد جلد دوم' ص ۳۱۳' باب فی حسن العشرۃ)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"**ما مسست خزًا قط و لا حريرًا و لا شيئًا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم**"۔ (صحیح مسلم شریف جلد دوم' ص ۲۵۷۔ ترمذی جلد ۲' ص ۲۲)

"میں نے کبھی کوئی خز اور ریشم کا کپڑا ایسا نہیں چھوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے نرم و نفیس ہو"۔

۸۔ ثابت بنانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کی:
" **مسست بید رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بیدک ؟ قال نعمْ قال ارنی اقبّلھا** ۔" (مسند احمد جلد ۳، ص ۱۱۱)

" آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک اپنے ہاتھ سے چھوا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا "ہاں"۔ ثابت بنانی نے کہا مجھے وہ ہاتھ دکھایئے میں اسے چوم لوں"۔

۹۔ امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کرتی ہیں:
" **کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبّلھا و اجلسھا فی مجلسہ و کان اذا دخل الیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبّلتہ و اجلستہ فی مجلسھا** ۔" (ابو داؤد جلد دوم، باب فی القیام ص ۳۶۳، اور مشکوٰۃ جلد دوم ص ۴۰۲، باب المصافحہ والمعانقہ)

"جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو آپؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر ان کو بٹھاتے۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور آپؐ کا ہاتھ مبارک تھام لیتیں اور آپؐ کا بوسہ لیتیں اور آپؐ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں"۔

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کا ہاتھ تھاما تو " **اللّٰھمّ ربّنا اٰتنا فی الدّنیا حسنۃً وّ فی الاٰخرۃ حسنۃً وّ قنا عذاب النّار** " پڑھے بغیر نہیں چھوڑا۔

(ابن السنی ص ۵۷، الاذکار بوی ص ۲۲۸)

۱۱۔ محدّث ابنِ عبد البرؒ نے اپنی کتاب تمہید میں سند کے ساتھ حضرت عبید اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم میرا یہ ہاتھ دیکھتے ہو؟ میں نے اسی ہاتھ سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے۔ الیٰ آخرہ۔" (اس حدیث کی سند صحیح ہے، عون المعبود شرح ابی داؤد جلد ۴، ص ۵۲۱)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاحب آ کر بولے کہ میرا سفر کا ارادہ ہے۔ آپؐ نے پوچھا کب؟ تو انہوں نے جواب دیا، ابھی!
" **فاخذ بیدہ فقال فی حفظ اللّٰہ**

———— الیٰ آخرہٖ !"

(دارمی جلد دوم' ص ۲۸٦' عمل الیوم واللیلہ ص ۱۸۸)

"تو آپؐ نے ان کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا کہ "اللہ کے حفظ اور اس کی پناہ میں' اللہ تمہارا توشہ تقویٰ کو بنا دے اور تمہارے گناہ بخش دے"۔

۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

"الرّجل منّا یلقی اخاہ او صدیقہٗ اینحنی لہٗ قال لا قال افیلتزمہٗ و یقبّلہٗ قال لا قال افیا خذ بیدہٖ و یصافحہٗ قال نعم"۔ (ترمذی جلد دوم' ص ۹۷' باب ماجاء فی المصافحہ اور مشکوٰۃ جلد ۲' ص ۴۰۱' باب المصافحہ والمعانقہ)

"ہم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا وہ اس کے لئے جھک جائے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! انہوں نے پھر پوچھا' کیا وہ اس سے چمٹ جائے اور بوسہ لے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! انہوں نے تیسری بار پوچھا' کیا وہ اس کا ہاتھ تھام لے اور مصافحہ کرے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں"۔

امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ میرے استاذ محترم علامہ محمد ناصرالدین البانی حفظہ اللہ نے اس حدیث کے تمام طرق کی تخریج کرکے اس کو صحیح حدیثوں میں شمار کیا ہے (ملاحظہ فرمایئے' الاحادیث الصحیحہ جلد اول ص ۸۸)

اسی حدیث سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے معانقہ (گلے ملنا) کو مکروہ بتایا ہے (ملاحظہ ہو امام طحاوی حنفیؒ کی شرح معانی الاثار ص ۲۸۱) اور اس حدیث سے بھی مصافحہ صرف ایک ہی ہاتھ کا ثابت ہوتا ہے' لہٰذا اشارہ یہی نکلتا ہے کہ امام موصوف کے نزدیک جس طرح معانقہ مکروہ ہے' اسی طرح مصافحہ ایک ہاتھ سے ہوگا۔ اشارہ کے ساتھ بصراحت علامہ امام ابنِ عابدین نے درمختار کے حاشیہ ردالمختار میں لکھ دیا ہے کہ "المصافحۃ بالیمین" (مصافحہ صرف داہنے ہاتھ سے ہوتا ہے)۔

اور جو حدیث بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو التحیات سکھاتے وقت ان کے ایک ہاتھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں میں لینے کی ہے' اس سے فقہاء و محدّثین نے دو دو ہاتھ کا مصافحہ مراد نہیں لیا ہے۔ خود حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے چار ہاتھ کا مصافحہ مراد نہیں لیا ہے۔ اور جو مراد ہے' اس پر عمل کرکے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

اپنے شاگرد علقمہ کو' علقمہ نے ابراہیم نخعی کو' ابراہیم نے حماد کو اور حماد نے ابو حنیفہ (رحمہم اللہ) کو بتا دیا' یعنی اس طرح ہاتھ پکڑ کا التحیات سکھادی ایک نے دوسرے کو (دیکھو فضل اللہ الصمد' شرح ادب المفرد جلد دوم ص ۴۶۳)

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو کتاب و سنت کے مطابق عمل کی توفیق بخشے۔ آمین!

اہلِ ذوق کے لئے عظیم

خوشخبری

جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں اشاعتِ قرآن و سنّت کا عظیم مرکز

(تسجیلات الاثریہ)

اُثریہ کیسٹ ہاؤس

○ ہمارے ہاں تمام جید علماء اہلحدیث کی تقاریر۔

○ دنیا بھر کے قراء کرام اور ائمہ مسجد الحرام' و ائمہ مسجد النبویؐ شریف کی تلاوتیں۔

○ شعراء اسلام کی نظموں کی کیسٹیں۔

○ نیز عرب شیوخ کے دروس کی کیسٹیں دستیاب ہیں۔

منجانب: اہل حدیث یوتھ فورس ضلع جہلم (شعبہ دعوت و تبلیغ)

پروپرائیٹر: ضیاء الرحمان یزدانی۔

انچارج اُثریہ کیسٹ ہاؤس جامعہ علومِ اُثریہ' اُثریہ روڈ جہلم

اُثریہ کیسٹ ہاؤس ، متصل جامع مسجد اہل حدیث' چوک اہل حدیث جہلم

فون: ۲۰۸۲۔ ۳۶۷۰ فیکس: ۴۸۷۰